ویتنام... فراز کی نظم 'کالی دیوار' کا جواب

جس کو شکایتیں ہیں وہ ہم سے رجوع کرے
ہم ہیں تمام دہر کا ٹھیکہ لیے ہوئے

نظم

آپ کا مرتبہ سخن میں ہے
اسکا ادراک میرے من میں ہے

بات سے اب جو بات نکلی ہے
حاملِ مضمرات نکلی ہے

آپ کی نظم ہی کا قصہ ہے
کالی دیوار نام جس کا ہے

جو کہ امریکیوں کے نام بھی ہے
اور کچھ ذکرِ ویتنام بھی ہے

Faqeer Sein

جب سنی تو مجھے خیال آیا
چند لمحے ذرا ملال آیا

یہ تو حد ہی فراز کر ڈالی
واعظوں والی بات کر ڈالی

کیوں عیاں اپنے راز کرتے ہو
بات کیسی فراز کرتے ہو

کالی دیوار پر جو درج ہوئے
اور اُس معرکے میں حرج ہوئے

ہاں اُسی قوم کے دلارے تھے
یہ بھی سچ ہے وہ جنگ ہارے تھے

پر جو فاتح تھا اُس نے کیا پایا
ایک مدت سنبھل نہیں پایا

روس بھی اُسکا آسرا نہ ہوا
چین سے کوئی فائدہ نہ ہوا

Faqeer Sein

فتح پائی ثمر حسیں نہ ہوئے
یعنی خوشحال تو مکیں نہ ہوئے

کشتیوں والے لوگ یاد کرو
ویتنامی عوام ہی تھے وہ

جنگ کے بعد چند سالوں میں
دیس کو چھوڑ چھوڑ بھاگے جو

کامیابی کی یہ مثال نہیں
روشنی ہے مِرا خیال نہیں

کیونکہ آخر میں کچھ عجیب ہوا
پھر سے بھایا ہے اُنکو امریکا

وہ مخالف نظام سے جیتے
مڑ کے اُسکی طرف ہی لَوٹ آئے

اُن کو فاتح میں کس طرح کہہ دوں
وہ اجالوں کو گھر نہیں لائے

Faqeer Sein

تھوڑا جاپان کو بھی یاد کیا
ہیروشیما کا پھر سے نام لیا

ناگاساکی کا ذکر کر ڈالا
پھر مجھے محوِ فکر کر ڈالا

میرے ساتھی رہے ہیں جاپانی
اِس لیے ہے ذرا سی حیرانی

وہ کہاں بم کا ذکر کرتے ہیں
ہم مسلماں یہ فکر کرتے ہیں

جب بھی اُن دو بموں کی بات ہوئی
روحِ مسلم بہت اداس ہوئی

جیسے جاپان پر گرے ہی نہیں
اُنکو اتنے بڑے گلِے ہی نہیں

جیسے ہم پر گرا گیا کوئی
ہم کو نیچا دکھا گیا کوئی

Faqeer Sein

سانحہ کوئی ہو کہیں پر بھی
ہم نے سمجھا ہوا ہے ہم پر ہی

بات گویا فراز ہے اتنی
جنگ میں جیت کوئی جیت نہیں

اور باتیں ہیں اِس میں شامل بھی
ملک رہنے کے ہو تو قابل بھی

بھوک افلاس مار ہی تو ہیں
عدمِ انصاف ہار ہی تو ہیں

جو بھی امریکیوں سے جلتے ہیں
پا کے موقع وہیں کو چلتے ہیں

امن ہے جنگ سے کہیں اوپر
اور انصاف ظلم سے برتر

یہ بھی دیکھا ہے آنکھ نے اکثر
ہار نکلی ہے جیت سے بہتر

Faqeer Sein

جیت کر ویتنام ہار گیا
ہارا جاپان تو عظیم ہوا

جرمنی ہارا کامیاب رہا
ملکِ افغان جیت کر اجڑا

اور پھر کوریا کی بات آئی
فتح و نصرت کو جیسے مات آئی

اِک شمالی ہے جیت کر پیچھے
اِک جنوبی کہ ہار کر آگے

دیس کچھ اور بھی مثال ہوئے
جنگ ہارے تو نیک حال ہوئے

ایک اُن میں ہے ملکِ پانامہ
دوسرا غالباً گریناڈا

ذہن میں سربیا بھی آیا ہے
ہار مانی تو امن پایا ہے

Faqeer Sein

پھر وہ صومالیہ بھی یاد آیا
کیا زمانہ فتح کے بعد آیا

اپنے وطنِ عزیز کو دیکھو
مرض دیکھو مریض کو دیکھو

ہم بھی جیتے تھے اپنی آزادی
ہو کے آزاد ہم غلام ہی ہیں

ہم پہ امن و سکوں حرام ہی ہیں
رشوتیں بھی تو عام شام ہی ہیں

ہر طریقے سے بے لگام ہی ہیں
خود ہی کہتے ہیں نیک نام ہی ہیں

گویا یہ فطرتِ مسلماں ہے
ہار کے نام سے گریزاں ہے

یوں تو سادہ سی بات ہے لیکن
ہم میں کم ہی یہ راز سمجھیں گے

Faqeer Sein

میں سمجھتا تھا آپ سمجھے ہیں
اب یہ لگتا ہے کہ نہیں سمجھے

صرف اتنا فراز کہنا ہے
آپ اندر سے مولوی نکلے

آپ میں بھی حسد کا جذبہ ہے
جس کا ہم سب کے دل پہ قبضہ ہے

یہ نہ سوچیں کہیں اکیلے ہیں
ہر طرف نفرتوں کے میلے ہیں

کالی دیوار میں نہ تھا لیکن
حرفِ تمہید میں کیا شامل

کچھ سیاق و سباق کر ڈالا
یعنی ذکرِ عراق کر ڈالا

لیجئے اب یہ بات بھی سنیے
داستانِ عراق بھی سنیے

واقعہ یہ عراق میں ہوگا
ہار جائے گا پھر سے امریکا

فوج واپس بلائی جائے گی
کالی دیوار اِک نئی شاید

پھر کہیں پر بنائی جائے گی
سارے جگ میں دہائی جائے گی

دیکھیے پھر سے کیسا کام ہوا
یہ تو اِک اور ویتنام ہوا

جبر و ظلمت کا اختتام ہوا
اور اونچا خدا کا نام ہوا

ہاں مگر اِس کے بعد کیا ہوگا
امن پھر بھی نہیں رچا ہوگا

مارا ماری عراق میں ہوگی
جنگ جاری عراق میں ہوگی

پہلے ایران سے ہوئی تو تھی
اتنی مخلوق تب مری تو تھی

کربلا بھی عراق تھا شاید
سانحہ کربناک تھا شاید

ہم مسلماں لڑیں گے آپس میں
ظلم کرتے رہیں گے آپس میں

جو ہیں تگڑے وہ اور بھی تگڑے
جو پسے ہیں وہ پستے جائیں گے

خود پہ ہم جو لگاتے رہتے ہیں
وہ سبھی زخم رستے جائیں گے

ہم سے کچھ اور ہو نہ ہو لیکن
طیش میں دانت گھستے جائیں گے

عرض کرتا ہوں عاجزی کے ساتھ
ویسے ہے تو ذرا پرانی بات

Faqeer Sein

ایک احمق سے دوست کی نسبت
دشمنِ ہوشمند ہے بہتر

ہم ہیں انسان ہی خدا تو نہیں
زندگی بھی فقط انا تو نہیں

ہارنا اسقدر بُرا تو نہیں
جیت میں ہی چھپی جِلا تو نہیں

زندگی اِس کے ماسوا بھی ہے
جنگ ہارو تو فائدہ بھی ہے

ذہن ناقص سہی مرا لیکن
کچھ حقیقت سے واسطہ بھی ہے

دیکھا جائے تو اِس نظریئے میں
سوچ کا زاویہ نیا بھی ہے

ہم کو امن و سکون مل جائے
ایک سائیں کی یہ دعا بھی ہے

Faqeer Sein